همزه

سورہ نمبر 104

تنزیلی نمبر 32

آیات 09

پارہ 30

مکی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ همزه

فضیلت سورہ ہمزہ

- امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص "ویل لکل همزة لمزه" فرض نمازوں میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فقروفاقے کو دور رکھے گا اور اس کے لیے رزق مہیا کردے گا اور اس سے بُری موت کو دور کردے گا۔ (فوائد قرآن بحوالہ ثواب الاعمال)

- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلن نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا اور آنکھ کے درد کے لیے اسے لکھے گا تو حکم خدا سے اسے عافیت اور سکون مل جائے گا۔ (فوائد قرآن بحوالہ تفسیر البرھان)

- امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اگر اس سورے کو نظربد کے لیے پڑھا جائے تو قدرتِ خدا سے نظر بد دور ہوجائے گی۔ (فوائد قرآن بحوالہ تفسیر البرھان)

مسلمانوں کی جہنم

✐ **کوئی اگر پوچھے کہ کیا قرآن میں مسلمانوں کو بھی جہنم میں ڈالنے کا ذکر ہوا ہے۔ تو اسکا جواب اسی سورہ میں ہے کہ "جی ہاں" وہ مسلمان جو چغلخور ہو، منہ پر عیب لگاتا ہو، پیٹھ پیچھے غیبت کرتا ہو، مال جمع کر کے رکھتا ہوں (اور یقیناً یہاں مال جمع کرنے سے مراد، حد درجہ کی کنجوسی کرتا ہے، نہ اپنے اہل عیال پر خرچ کرتا ہو اور نہ غریبوں مسکینوں میں انفاق کرتا ہو)۔ ایسے لوگوں کو اللہ اس سورۃ میں بتا رہے "حطمہ" میں ڈالے جائیں گے، جو جہنم کی ایسی جگہ ہے جو لمبے لمبے ستونوں کی مانند ہیں اور اُس میں ڈال کر اوپر سے بند کردیا جائیگا۔** الٰہم اجرنا من الحطمہ۔

یاد رہے اس سے پہلے (تنزیلی اعتبار سے) سورہ مدثر میں ذکر آچکا کہ کچھ لوگ "سقر" میں ڈالیں جائیں گے:

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ٤٢، قَالُواْ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ ٤٣، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ ٤٤، وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ ٤٥، وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ٤٦ (مدثر)

تمہیں کیا چیز سقر میں لے آئی؟ کہیں گے ہم نماز گزار نہیں تھے، اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور بےہودہ بکنے والوں کے ساتھ بیہودہ بکتے تھے، اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔

ہمزۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1- وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾

ویل ہے ہر اس شخص کے لیے جو منھ پر عیب لگاتا ہے پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا ہے۔

(اظهر)

📖 زبان سے زخم لگانا اور طعنہ زنی کرنا گناہ کبیرہ ہے کیونکہ اس کے لیے عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے۔ (تفسیر نور)

2۔ ٱلَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔

(اظهر)

3- يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔

(فی ظلل القرآن)

📖 قرآن کی زبان میں خدا کو یاد رکھنے کے بعد حصول مال کے لیے جائیں تو قابل قدر ہے۔ (تفسیر نور)

فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ١٠ جمعه

پھر جب نماز پوری ہوچکے تو زمین میں منتشر ہو جائو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو یاد کرو کثرت سے تاکہ تم فلاح پائو۔

📖 بعض افراد اپنے مال کو گننے اور اس میں مصروف رہنے سے لذت حاصل کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دولت ہمیشہ کے لیے ہے اور انھیں ہمیشہ کے لیے دنیا میں رکھے گی اور پھر اسے بیماری و موت نہ آئے گی۔

قران اس نظریہ کی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دنیا کے بارے میں انسان کی یہ رائے اسے دوزخی بنا دیتی ہے وگرنہ محض مال دنیا کے ہونے کی تو کوئی مذمت نہیں ہے۔ (تفسیر نور)

📖 اس لیے ایک حدیث میں امام علی بن موسٰی رضا علیہ السلام سے آیا ہے، آپ نے فر مایا :

”لا یجتمع المال الابخمس خصال “:بخل شدید ،وامل طویل ،وحرض غالب ،و قطیعةرحم ،وایثارالدنیاعلی الاٰخرة“:

”پانچ خصلتوں کے بغیر مال کسی کے پاس جمع نہیں ہو سکتا (۱)بخلِ شدید (۲)طویل آرزوئیں (۳)حرص غالب (۴)قطع رحمی (۵)اور دنیا کو آخرت پر مقدم رکھنا۔ (تفسیر نمونہ)

4- كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾

ہر گز نہیں! وہ یقیناً حطمه میں پھینک دیا جائیگا۔

(اظھر)

📖 نَبَذَ ۔کسی چیز کو اس لیے پھینک دیا کہ اس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ چنانچہ اَ لْمَنْبُوْذُ ایسے بچے کو کہتے ہیں جسے راستے میں پھینک دیا گیا ہو***(تاج و راغب) ۔ (یعنی ولدالزنا)۔لہٰذا اس کے معنی ہیں کسی چیز کو حقارت کی وجہ سے توجہ کے قابل نہ سمجھنا۔ (لغت)

5- وَ مَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾

اور تمہیں کیا معلوم کیا ہے حطمه۔

(اظھر)

6- نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾

وہ آگ ہے اللہ کی بھڑکائی ہوئی۔

(اظھر)

7- الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾

جو دلوں تک جا پہنچے گی۔

(حسین نجفی)

8- اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾

بیشک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔

(احمد رضا خان)

9- فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

لمبے لمبے ستونوں میں۔

(احمد رضا خان)

درسِ سورۃ

- سورہ تکاثر کی طرح یہ سورہ بھی خالصا انسان، خصوصا مسلمان کو کثرتِ مال و دنیا اور لمبی خواہشیں اور آرزوئیں، اور حرص وغیرہ کی شدید مزمت کرتی ہے۔ آسان الفاظ میں ہر وہ چیز جس سے انسان اپنی دنیا میں آنے کا مقصد بھول جائے، بس خواہشِ دنیا میں اتنامگن ہوجائے کہ پھر نہ نماز یاد رہے، نہ خدا یاد رہے، نہ آخرت یاد رہے، نہ قبر یاد رہے۔

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ۲ (تکاثر)

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظھر حسین ابڑو (غفر اللہ لہ)
11-جولاء-2023
24 جون 2025